5-C31

رسول کی باتیں

از

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید

ناشر

دینی بک ڈپو دہلی

PANJAB UNIVERSITY LIBRARY SECTION

قیمت دو روپے (بنگار)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا اور دونوں کانوں کا مسح کیا، کانوں کے اندر کا مسح شہادت کی انگلی سے اور کانوں کے باہر کا مسح انگوٹھے کے اندرونی حصہ سے کیا۔ (نسائی)

(۱۲) حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ وضو کرتے تو اپنا منہ اپنے کپڑے سے پونچھ لیا کرتے تھے۔ (ترمذی)

وضو کرنے کے بعد اعضاء کو رومال وغیرہ سے پونچھ لینا جائز ہے اور بعض علماء نے اعضاء کے پونچھنے کو مستحب کہا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ از راہ تکبر نہ ہو تب تو جائز ہے اور اگر بقصد تکبر ہو تو ناجائز اور مکروہ ہے۔

(۱۳) حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ کر لیا کرتا ہے وہ اپنے پورے جسم کو پاک کر لیتا ہے اور جو شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ نہیں کرتا اس کے صرف وضو کے اعضاء پاک ہو جاتے ہیں۔ (دار قطنی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ کرنا سنت یا مستحب ہے۔

(۱۴) حضرت ابورافعؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی انگلی کی انگوٹھی کو حرکت دے لیا کرتے۔ (ابن ماجہ)

انگوٹھی کو حرکت دے لینا سنن و مستحبات وضو میں سے ہے اگر انگوٹھی

Marfat.com

ڈھیلی ہو کہ اس کے نیچے پانی پہونچ سکتا ہو تو حرکت دے لینا سنت ہے اور اگر انگوٹھی تنگ ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اس کو بغیر حرکت دئے ہوئے اس کے نیچے پانی نہیں پہونچ سکتا تو ایسی صورت میں انگوٹھی کو حرکت دینا واجب

(۷)

غسل کے احکام

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص عورت سے زانو بہ زانو ہوا اور اس سے مباشرت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو۔ (بخاری مسلم) اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِہَا الْاَرْبَعِ کا ترجمہ ہم نے یہ کیا ہے کہ "جب تم میں سے کوئی شخص عورت سے زانو بہ زانو ہو" اصل میں ان الفاظ کے ذریعہ مجامعت کے مفہوم کی طرف اشارہ وکنایہ کیا گیا ہے اور اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ وجوب غسل کے لئے مجامعت اور مرد و عورت کا باہمی اختلاط کافی ہے انزال یعنی خروج منی شرط نہیں ہے فقہا کی اصطلاح میں اس شکل کو التقاء الختانین سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(۲) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ام سلیمؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات کے دریافت کرنے میں حیا کا حکم نہیں دیتا تو کیا عورت پر غسل واجب ہے اگر اس کو احتلام ہو جائے؟ آپ نے فرمایا ہاں جس وقت وہ منی دیکھے، حضرت ام سلمہ نے اپنا منہ ڈھانک لیا

Marfat.com

عرض کیا یارسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اور اس کے بھی منی ہوتی ہے اور وہ نکلتی بھی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں تیرا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو، آخر اس کا بچہ اس سے کیونکر مشابہ ہوتا ہے؟ (بخاری مسلم)

مسلم نے اسی روایت کو اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ مرد کی منی گاڑھی سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہوتی ہے اور ان دونوں میں سے جس کی غالب ہوتی ہے یا رحم میں پہلے پہونچتی ہے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

سونے کی حالت میں انزال ہو جانے کو احتلام کہتے ہیں۔ اس حالت کے پیش آنے سے غسل واجب ہوتا ہے "جب منی دیکھے" اس کا مطلب یہ ہے کہ جاگنے کے بعد کپڑے میں یا جسم پہ منی لگی ہوئی دیکھے تو غسل واجب ہے اور اگر صرف خواب دیکھا اور احتلام نہ ہوا ہو تو غسل نہیں مگر احتیاطاً کر لے تو بہتر ہے کما قال امامنا محمد رحمہ اللہ تربت یمینک عرب کا ایک محاورہ ہے جو استعجاب کے موقع پہ بولا جاتا ہے اس کا ظاہری مفہوم بددعا کا ہوتا ہے لیکن بددعا مقصود نہیں ہوتی، ہم نے لفظی ترجمہ "تیرا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو" کر دیا ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسئلہ کی بات پوچھنے میں شرم کرنی منع ہے۔

(۳) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کرنے کے لئے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کر دیا۔ آپ نے ہاتھوں پر پانی ڈال کر ان کو دھویا پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اس سے ستر کا مقام دھویا پھر ہاتھ کو زمین پر مل کر دھویا پھر کلی کی اور

Marfat.com

ہاتھ میں پانی لے کر ناک کو صاف کیا اور چہرہ دھویا اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھویا اور پھر سر پر پانی ڈالا اور پورے جسم پر بہایا پھر ایک طرف ہٹ کر دونوں پیر دھوئے۔ میں نے آپ کو جسم پونچھنے کے لئے ایک کپڑا دیا لیکن آپ نے اس کو نہیں لیا اور دونوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے نکل آئے۔ (بخاری مسلم)

غسل جنابت میں پہلے اس جگہ کو دھونا چاہیئے جہاں ناپاکی لگی ہو اسکے بعد وضو کرنا چاہیئے جیسا کہ حدیث میں تفصیل موجود ہے۔ اس میں قدم کو غسل کے بعد آخر میں دھونا مذکور ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے ایسی جگہ پر غسل کیا ہوگا جہاں پانی ٹھہرتا ہوگا، یا فرش کچا ہوگا اس لئے آپ نے غسل کے بعد پیروں کو دھویا، پس اگر غسل خانہ پختہ ہو اور پانی جمع نہ ہوتا ہو تو وضو کرتے وقت ہی پاؤں دھو لئے جائیں یا غسل کے بعد دھوئے جائیں دونوں صورتیں جائز ہیں۔

حضرت میمونہؓ نے بدن پونچھنے کے لئے کپڑا نہ لینے سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ نہا کر بدن کو خشک نہ کرنا ہی سنت ہے بلکہ اس وقت کسی خاص وجہ سے آپ نے کپڑا نہیں لیا ممکن ہے گرمی کا موسم ہو یا کپڑا مشکوک ہو بہرحال غسل کرنے کے بعد جسم کو کپڑے سے خشک کر لینا اور پونچھ لینا جائز ہے مکروہ نہیں۔

(۴) حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ایک انصاری عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حیض آنے کے بعد وہ کیسے غسل کرے؟ آپ نے اس کو غسل کرنے کا طریقہ بتایا پھر فرمایا مشک کا ایک ٹکڑا لے اور پاکی حاصل کر اس نے عرض کیا اس سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ پھر آپ نے

Marfat.com

فرمایا اس سے پاکی حاصل کر، اس نے کہا کس طرح پاکی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! اس سے پاکی حاصل کر۔ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور چپکے سے کہا کپڑے پر مشک لگا کر خون آنے کی جگہ رکھ لے۔ (بخاری مسلم)

"مشک کا ایک ٹکڑا لے" مطلب یہ ہے کہ حیض آنے کے بعد غسل کرنے والی ہر اس عورت کے لئے، جو مشک اور خوشبو استعمال کرنے کی حیثیت رکھتی ہو، مستحب یہ ہے کہ مشک کے خوشبودار کپڑے کو حیض کے مقام پہ رکھ لے تاکہ خون کی بو اچھی طرح زائل ہو جائے۔ اور جو عورت اس کی مقدرت نہ رکھتی ہو اس کو صاف کپڑے سے پاکی حاصل کر لینی چاہیئے ورنہ پانی ہی پر اکتفا کرے۔ سبحان اللہ! بطور تعجب فرمایا کہ اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتی۔

(۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے سر کی چوٹی سخت گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لئے اسے کھول لیا کروں؟ آپ نے فرمایا کچھ ضروری نہیں بس اتنا کافی ہے کہ دونوں ہتھیلیوں میں پانی لے کر سر پر ڈال لیا کر، پھر پورے جسم پر پانی ڈال تو پاکی حاصل ہو جائے گی۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ بال گندھے رہیں اور سر پر اس طرح پانی ڈالیں کہ بال کی جڑوں تک پانی پہونچ جائے تو چوٹی کھولنا ضروری نہیں لیکن اگر ایسا ہو کہ چوٹی کو بغیر کھولے بالوں کی جڑیں تر نہ ہوں تو چوٹی کھولنا ضروری ہے۔

(۶) حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو جاگنے کے بعد جسم یا کپڑے کو تر پائے اور اس کو خواب یاد نہ ہو؟ آپ نے فرمایا غسل کرے۔ اور ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کو یاد ہو کہ اس نے خواب دیکھا اور تری نہ پائے؟ تو آپ نے فرمایا اس پر غسل واجب نہیں۔ ام سلیمؓ نے عرض کیا کیا عورت پر بھی غسل واجب ہے اگر جسم یا کپڑے پر تری پائے؟ آپ نے فرمایا ہاں عورتیں بھی مردوں کے مانند ہیں۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

مطلب یہ ہے کہ وجوب غسل مادۂ منی کے خارج ہونے پر موقوف ہے خواب کے یاد ہونے نہ ہونے پر حکم کا مدار نہیں "عورتیں بھی مردوں کے مانند ہیں" یعنی خلقت اور طبیعت کے اعتبار سے مردوں سے مشابہ ہیں کہ جس طرح مرد کو بدخوابی ہوتی ہے اسی طرح ان کو بھی اس لئے ایسی حالت پیش آنے پر دونوں کے لئے یکساں حکم ہے۔

(۷) حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب آپس میں مرد اور عورت کی شرمگاہیں تجاوز کر جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

پہلی حدیث میں تشریح کی جا چکی ہے کہ مجامعت کرنے کا جس حالت پر اطلاق ہو سکے اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں اشارۃً فرمایا مطلب وہی ہے کہ خواہ انزال ہو یا نہ ہو لیکن دونوں کی شرمگاہوں کا اتصال اور ایک کا دوسرے میں دخول وجوب غسل کے لئے کافی ہے۔

(۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہر بال کے نیچے جنابت ہے پس بالوں کو اچھی طرح دھویا کرو اور بدن کو خوب صاف کیا کرو۔ (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

مطلب یہ ہے کہ بالوں کو اس طرح دھونا چاہیئے کہ ان کے نیچے تک پانی پہونچ جائے ورنہ پاکی حاصل نہ ہوگی، اسی طرح غسل جنابت میں جسم کو خوب ملنا چاہیئے اور میل چھڑانا چاہیئے کیونکہ جسم پہ اگر کہیں خشک مٹی یا اس طرح کی کوئی چیز لگی ہو کہ اس کے نیچے کا حصہ جسم تر نہ ہو تو جنابت دور نہ ہوگی اور غسل نہیں ہوگا۔

(۹) امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بال کی جگہ غسل جنابت میں چھوڑ دی اور اسکو نہیں دھویا تو اس کی وجہ سے اس کو جہنم کا ایسا اور ایسا عذاب دیا جائے گا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اسی سبب سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی، اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی تین مرتبہ یہی کہا۔ (ابو داؤد، احمد، دارمی)

"ایسا اور ایسا عذاب دیا جائے گا"، سخت عذاب کو ان الفاظ سے تعبیر فرمایا۔ اس حدیث میں اس بات پر وعید کی گئی ہے کہ غسل جنابت میں کہیں سے بھی کوئی جگہ چھوٹ جائے تو غسل نہ ہوگا اور یہی عذاب کا موجب ہوگا۔

"اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی" اس کا مطلب یہ ہے کہ وعید سن کر میں نے اپنے سر کے بال منڈوا ڈالے گویا جس طرح دشمن کے ساتھ اس کو مار ڈالنے کا معاملہ کیا جاتا ہے اسی طرح میں نے اپنے بالوں کے ساتھ معاملہ کیا اور منڈانے لگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمام سر کے

Marfat.com

بال منڈانے بھی جائز ہیں جس طرح تمام سر پہ بال رکھنا سنت ہے۔ ہاں بعض سر کے بالوں کو منڈانا اور بعض کو چھوڑ دینا اس کو فقہاء مکروہ کہتے ہیں۔ مگر یہ کہ حج کے موقع پہ ایسا کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔

(۱۰) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو کھلی ہوئی جگہ برہنہ نہاتے ہوئے دیکھ لیا تو آپ منبر پہ تشریف لائے اور اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ بڑی شرم والا اور بڑا پردہ پوش ہے اور حیا داری اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص غسل کیا کرے تو پردہ کر لیا کرے۔ (ابوداؤد، نسائی)

"اللہ تعالیٰ بڑی شرم والا اور بڑا پردہ پوش ہے" یعنی بندوں کی لغزشوں کو معاف فرماتا ہے اور ان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اس لئے اپنے بندوں میں بھی ان دونوں صفتوں کا ہونا پسند فرماتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفات الٰہی میں سے صرف انہی دو صفات، شرم اور پردہ پوشی، کو موقع اور محل کے لحاظ سے ذکر فرمایا کیونکہ آپ کو بے پردگی اور بے شرمی کی مذمت کرنی اور شرم و حیا اور پردہ پوشی کی تعلیم دینی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ کی ان دونوں صفتوں کو بیان فرمایا تاکہ لوگوں کے اندر بے شرمی اور بے پردگی سے نفرت پیدا ہو اور شرم و حیا اور پردہ داری کا خیال رکھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کھلی جگہ برہنہ ہو کر غسل کرنا قطعاً ممنوع ہے اور نہانے کی جگہ کا پردہ کرنا ضروری ہے خواہ کسی کپڑے وغیرہ سے پردہ کرے یا کسی دیوار کی اوٹ میں نہائے۔ ایسے غسل خانہ میں جو بند ہو اور جس میں بے پردگی نہ ہوتی ہو ننگے ہو کر نہانا جائز ہے اگرچہ اولیٰ یہ ہے کہ تہمد باندھ لیں۔

ختم شد

سبحان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تصانیف

اعظم گڈھ جیل میں خدائی باتیں

پچھلے دنوں گورنمنٹ یوپی نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۹ کے ماتحت قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ کی ایک تقریر پر حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے خلاف مقدمہ قائم کر کے ایک ماہ قید کی سزا دی تھی چنانچہ حضرت مولانا ۱۰ جنوری ۱۹۴۱ء سے ۲۶ فروری تک اعظم گڈھ جیل میں حکومت کی غیر منصفانہ مہربانیوں کا شکار رہے

احادیث قدسیہ کا ترجمہ

ابھی یہ کام اپنی ابتدائی منزل میں تھا کہ مبارکپور کا مقدمہ شروع ہو گیا ۳۰ جنوری کو مولانا کے خلاف فیصلہ کر دیا گیا اور مولانا جیل تشریف لے گئے لیکن مولانا نے اپنا کام جیل میں بھی جاری رکھا اور الحمد للہ اعظم گڈھ جیل میں احادیث قدسیہ کا ترجمہ پورا ہو گیا۔

کم و بیش تقریباً آٹھ سو احادیث کا ترجمہ ہے۔ جو مولانا نے سلیس اور عام فہم اردو میں کیا ہے بعض بعض مقامات پر احادیث کے مطالب کی توضیح بھی فرما دی ہے۔ یہ کتاب مولانا کی ایک دینی خدمت کے علاوہ قید خانہ کی یادگار بھی ہوگی کتاب کا نام "خدائی باتیں" رکھا ہے۔ قیمت تین روپے (۳)

جنت کی کنجی

ملاحظہ کیجئے جسے حضرت مولانا نے احادیث کی روشنی میں تالیف فرمایا ہے اردو میں یہ پہلی کتاب ہے ہر مسلمان مرد عورت کے لئے اس کا مطالعہ بیحد ضروری ہے۔ اس میں بہت سی آسان باتیں درج ہیں جو عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں اور جن پر عمل کرنے سے آپ جنت کے حقدار بن جائیں گے۔

اس کتاب میں ۱۲۳۵ حدیثوں کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ ہے جن میں جنت کی خوشخبری دیگئی ہے۔ اور پوری کتاب ۴۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت دو روپیہ چار آنہ ہے

دوزخ کا کھٹکا اس کتاب میں اُن احادیث کا صاف اور شستہ اُردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ جن کا تعلق اعمال سیئہ سے ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کیلئے جو اعمال سیئہ اور خبیثہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جن الفاظ میں وعید فرمائی ہے۔ اور خدا کے غضب سے ڈرایا ہے۔ ان تمام احادیث کو مختلف عنوانات کے ماتحت جمع کر دیا ہے۔ دوزخ کے کھٹکے میں تقریباً ۱۸۸۴ حدیثوں کا ترجمہ ہے دوزخ کے کھٹکے کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے اُردو میں آجتک اتنا بڑا ذخیرہ ترہیب کا سوائے اس کتاب کے اور کسی میں نہیں ملے گا۔ اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے جو شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے وہ نواہی کے بہت بڑے حصہ سے واقف ہو سکتا ہے۔ ہر حدیث کے نیچے کتاب کا حوالہ بھی دیدیا گیا ہے۔ مذہبی کتاب ہونے کے ساتھ دلچسپ اسقدر ہے کہ شروع کرنے کے بعد چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔

پہلی تقریر سیرت مولانا کی یہ وہ مشہور تقریر ہے جو آپ نے اٹاوے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کی تھی۔ مولانا کی اس تقریر کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے مولانا کی اس تقریر کے متعلق اخبارات و رسائل نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اُنکا شائع کر دینا کافی ہوگا۔

معارف کی رائے۔ تقریر مجموعی حیثیت سے بیحد دلچسپ اور مطالعہ کے قابل ہے۔

جامعہ کی رائے۔ مولانا نے نہایت شگفتہ اور اچھوتے انداز میں ان حضرت کی سیرت قوم کے سامنے پیش کی ہے۔

مدینہ بجنور کے تاثرات } جو حضرات سیرت نبوی کے ساتھ حالات حاضرہ پر نہایت دلفریب تبصرہ ملاحظہ فرمانا چاہیں وہ اس تقریر کو منگا کر ضرور مطالعہ کریں۔

خلافت کا اظہار خیال } ضرورت ہے کہ یہ کتاب ہر مسلمان کے گھر میں پہنچائی جائے۔ مذکورہ چند اخبارات و رسائل کی رائے اس امر کی ضامن ہے کہ یہ کتاب مسلمانوں کیلئے بیحد ضروری اور مطالعہ کے قابل ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (ع)

دوسری تقریر سیرت } مولانا کی یہ دوسری تقریر سیرت وہ ہے جو آپ نے ناگپور میں کی تھی اس میں بتایا کہ یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی تعلیم مشکلات اور مخالفین کے دردانگیز مظالم اور آپ کے صبر و تحمل کا دوسرا انبیاء سابقین سے مقابلہ اس قدر دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں بیان کیا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اس سلسلے میں بعض احادیث کی تشریح و توضیح قرآنی آیات کی تفسیر اور بعض تفسیری شبہات کا حل اور عقدہائے لاینحل کا لطیف اور تصوف مسائل اس خوبی سے عام فہم اردو میں بیان کئے گئے ہیں جنکی تفصیل اس مختصر اشتہار میں ظاہر نہیں کی جا سکتی۔ مولانا نے باتوں باتوں بعض ایسے مسائل کو حل کیا ہے جن کا پڑھی لکھی میں بھی ملنا مشکل ہے۔ قیمت (ع)

صلوٰۃ و سلام } حضور پر نور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے بیشمار فضائل ہیں مسلمان ان سے بہت کم واقف ہیں۔ حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند نے قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں وہ تمام ہدایات یکجا جمع فرما دی ہیں جو درود و سلام کے فضائل پر مشتمل ہیں۔ اس قسم کا مجموعہ اردو میں آج تک نہیں پیش کیا گیا۔ ترتیب اور عبارت عام فہم اردو زبان میں نہایت شگفتہ

Marfat.com

ہے۔ یہ کتاب مسلمان بچوں اور عورتوں کے لئے خاص طور پر مفید اور محبان رسول کے لئے حرز جاں بنانے کے لائق ہے۔ ضخامت ۶۴ صفحات۔ لکھائی۔ چھپائی نہایت عمدہ اور دیدہ زیب۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)

مضامین جس وقت آپ نظامت کے فرائض انجام دے رہے تھے اُس وقت آپکی نگرانی میں دہلی سے اخبار الجمعیۃ سہ روزہ شائع ہوتا تھا۔ اس میں کبھی کبھی حضرت مولانا احمد سعید صاحب سابق ناظم جمعیۃ العلماء ہند کے عالمانہ مضامین بھی شائع ہوتے رہتے تھے۔ اگرچہ اخبار کے بند ہونے اور اس کے فائل گم ہو جانے سے ایک بہت بڑا ذخیرہ مضامین کا ضائع ہو گیا مگر اس وقت جتنے مضامین ہم کو مل سکے ان کو ترتیب دیکر کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

سب سے پہلا مضمون جو آپنے گجرات جیل میں لکھ کر اخبار کیلئے روانہ فرمایا تھا وہ ہے "شعبان اور اسراف"، اسراف کی مذمت اور برائی قرآن شریف سے ثابت کی ہے، اور بہت سی قرآن شریف کی آیتیں اسراف کی مذمت میں پیش کی ہیں۔ اسی طرح ایک مضمون ہے "روزہ صوفی کی نظر میں"، فطرت انسانی اور عید" مدینہ طیبہ کے یتیم کی عید، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ۔ حیات خلیل پر ایک مضمون، ایک ہے رحمۃ اللعالمین، شاہان مغلیہ کی اولاد۔ ان کے علاوہ اور کئی مضمون ہیں۔ محرم اور بقرا عید وغیرہ پہ، آخری مضمون ہے اسلام میں عورت کا مرتبہ اس میں تمام مذاہب سے مقابلہ کیا ہے۔ اور آخر میں یہ بتلایا ہے کہ سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں عورت کی کوئی حیثیت نہیں ہے مضمون قرآن شریف اور احادیث رسول اللہ صلعم کی روشنی میں لکھا گیا ہے جا بجا قرآن شریف کی آیتیں اور حدیث بھی نقل کی گئی ہیں۔ تمام مضامین نہایت دلچسپ اور پڑھنے کے قابل ہیں۔

ضخامت تقریباً ۲۰۰ سو صفحات ہدیہ ۸/

PANJAB UNIVERSITY LIBRARY

Marfat.com

رسول کی باتیں

از

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید

ناشر

دینی بک ڈپو۔ دہلی

قیمت دو روپے (۲)

Marfat.com